بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَلٰی یَتَّخِذُ بَابَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۱۹/۵۴ | ۱۷ وفا ۱۳۴۴ ہش | ۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ | ۱۷ جولائی ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۶۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز اصل میں رب العزۃ کے حضور ایک دعا ہے

اس دعا کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے

"نماز کیا چیز ہے؟ نماز اصل میں رب العزۃ سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے تحقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا۔ جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے۔ اسی طرح پھر گریہ و بکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح اس بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہے۔ اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ:۔

اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلۂ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم ص ۳۲۱/۳۲۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔

ربوہ ۱۶ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۱۶ جولائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت کیل دار پھوڑے کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔ پھوڑے کی حالت میں تو پہلے کی نسبت خدا تعالیٰ کے فضل سے فرق ہے۔ لیکن کیل ابھی تک نہیں نکلی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین

۔ بموجب فیصلہ مجلس مشاورت مرکزی لٹریچر حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ جس جماعت کو لٹریچر کی ضرورت ہو۔ وہ مرکز کو تحریر کرے۔ مرکز اس آرڈر کی تعمیل میں لٹریچر بھجوائے گا۔ اس اعلان کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ بعض جماعتیں یہ خیال کرتی ہیں کہ انہیں مرکز میں لکھنے کے بغیر از خود ہی مرکز لٹریچر بھجوائے گا۔ اس غلط فہمی کا ازالہ ضروری تھا۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ احمدیہ مشن ہاؤس مری کا پتہ حسب ذیل ہے۔ مری میں تشریف لے جانے والے احباب مشن سے ضرور رابطہ قائم کریں۔

راجہ خورشید احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ
احمدیہ مسلم مشن کارٹ روڈ۔ مری ہلز
(ناظر اصلاح وارشاد)

۔ امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم کے لئے حسب ذیل تاریخیں مقرر کی گئی ہیں

تاریخ امتحان ۱۰/۹/۶۵ بروز جمعہ برائے ربوہ و ۱۲/۹/۶۵ بروز اتوار برائے بیرونجات۔ نصاب معیار اول (۱) اسلام اور جہاد (۲) نماز جنازہ کا طریق اور دعائیں۔ معیار دوم (۱) اسلام اور جہاد کا مضمون زبانی شکر (۲) نماز جنازہ کا طریق اور دعائیں۔ (زبانی) (قائد تعلیم)

مسعود احمد پیشہ نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ جولائی ۶۵ء

مذہبی آزادی

پاکستان میں شیعہ حضرات کے مطالبات ایک مدت سے زیر بحث چلے آئے ہیں اور شیعہ حضرات جلسوں اور اخباروں میں ان کو دہراتے رہتے ہیں۔ اس تعلق میں "انجمن تحفظ حقوق شیعہ" کے نام سے ایک ادارہ بھی قائم کیا گیا ہوا ہے جو وقتاً فوقتاً حقوق شیعہ کے متعلق حکومت سے مطالبات کا اعادہ کرتا رہتا ہے۔ یہ مطالبات ہفت روزہ رضا کار یکم جولائی ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر "ملت مسلمہ سے اپیل" کے زیر عنوان بھی ایک نوٹ میں بیان کئے گئے ہیں جو ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں:-

"● ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے طالب علموں کو جداگانہ دینیات کی تعلیم دی جائے اور ان پر دوسروں کے عقائد بجبر مسلط نہ کئے جائیں۔

● درسی کتابوں میں ہمارے عقائد کے خلاف جو دلآزار مواد ہے اسے خارج کیا جائے اور آئندہ اس کے اعادہ کا سدباب کیا جائے تاکہ مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ روادارانہ زندگی بسر کریں۔

● عزاداری سید الشہداء جو ہماری شہ رگ حیات ہے کا مناسب تحفظ کیا جائے۔ ہر سال محرم میں ہمارے علماء پر جو پابندیاں عائد کی جاتی ہیں اور درمیان مجالس ان کو شہروں سے نکال کر جس طرح نظم مجالس کو برباد کیا جاتا ہے وہ ہمارے لئے انتہائی روح فرسا اور ناقابل برداشت ہے۔ لہٰذا اس سے اجتناب کیا جائے۔ عزاء حسینؑ برپا کرنے میں جو طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں انہیں ختم کیا جائے۔

● ہمارے اوقاف جو مسائل سے تاحال وقف لوگوں کے تصرف میں ہیں وہ منشاء واقف کے مطابق بحال کئے جائیں اور تمام شیعہ اوقاف کے انتظام و انصرام کیلئے ایک شیعہ وقف بورڈ زیر نظم حکومت بنایا جائے۔"

(رضا کار یکم جولائی ۱۹۶۵ء صفحہ اول)

اس میں کوئی شک نہیں کہ شیعوں نے دوسرے فرقوں مثلاً اہل حدیث۔ حنفی اہل قرآن۔ احمدیوں کی طرح پاکستان کے حصول کے لئے متحدہ کوشش کی تھی۔ تاہم یہ اس امر کی بنیاد نہیں ہے کہ ان کو خاص حقوق دئے جائیں کیونکہ اس طرح تو دیگر فرقوں کے لوگ بھی خاص حقوق کا مطالبہ کر سکتے ہیں اور یہ ملکی اتفاق و اتحاد کے رشتہ کے لئے سخت مضر ہوگا۔ تاہم جہاں تک محولہ بالا مطالبات میں سے پہلے مطالبہ کا تعلق ہے ہماری دانست میں یہ مطالبہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح سب فرقوں کے لئے دینیات کا علیحدہ علیحدہ انتظام کرنا پڑے گا جو علاوہ اس کے کہ سخت مشکل ہے ایک ہی درسگاہ میں بھانت بھانت کی بولیاں بولنے کے مترادف ہوگا جس سے فضا ہمیشہ مکدر رہے گی۔ اس کا علاج یہ ہے کہ سرکاری سکولوں اور کالجوں میں جو دینیات کی تعلیم دی جائے وہ اسلام کے ان اصولوں کے مطابق ہونی چاہیئے جو سب فرقوں کے نزدیک مسلمہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر تمام اسلامی فرقوں کے اختلافی مسائل کو الگ کر دیا جائے تو پھر بھی دین کا نہایت ضروری معتدبہ حصہ ایسا ہے جو سب فرقوں کے نزدیک مسلمہ ہے۔ دینیات میں ایسی باتیں بھی آسکتی ہیں جو مختلف فرقوں کے نزدیک مختلف ہوں۔ ایسی صورت میں طریق یہ ہونا چاہیئے کہ جو نصاب تیار کیا جائے اس میں اختلافات کا صرف ذکر کر دیا جائے مگر رائے کسی خاص مکتب کی حمایت میں نہ دی جائے۔

جہاں تک شیعوں اور سنیوں کے اختلاف کا تعلق ہے وہ شاید دینیات کے متعلق اتنا نہیں جتنا کہ قرون اولیٰ کی تاریخی واقعات میں ہے۔ بہتر یہی ہے کہ سرکاری تعلیمگاہوں میں پڑھائے جانے والے نصاب میں اس حصہ کو بالکل چھیڑا ہی نہ جائے۔

جہاں تک دوسرے مطالبہ کا تعلق ہے یہ مطالبہ کہ درسی کتابوں میں سے شیعہ عقائد کے خلاف جو دلآزار مواد ہے اسکو حذف کیا جائے نہایت صحت مندانہ مطالبہ ہے۔ اصول یہ ہونا چاہیئے کہ درسی کتابوں میں کسی مذہبی فرقے کے عقائد کا ذکر دلآزارانہ طور پر نہیں ہونا چاہیئے۔

جہاں تک شیعوں کے تیسرے مطالبہ کا تعلق ہے کہ شیعوں کی عزاداری سید الشہداء کا تحفظ کیا جائے اصولاً صحیح ہے۔ کسی فرقہ کو اجازت نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ دوسروں کے دینی عمل و فعل میں دخل اندازی کرے تاہم شیعہ حضرات کو ہمارا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ اگرچہ وہ قانوناً عزاداری کے لئے بالکل اسی طرح آزاد ہیں جس طرح دوسرے فرقے اپنے عقائد کے متعلق عمل میں آزاد ہیں مگر اس حق کے ساتھ ایک ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ ہر فرقہ اپنے خاص عقائد کی تعمیل میں خاص کر ایسے عقائد کی تعمیل میں جن کے اظہار میں تلخیاں پیدا ہونے کا احتمال ہو نہایت احتیاط سے کام لے۔ بدقسمتی سے شیعوں اور سنیوں میں ایسی شخصیتوں کے متعلق اسی قسم کا اختلاف ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ شیعہ مذہب کی بنیاد ہی ایسے اختلاف پر ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ شیعہ حضرات پاکستان میں مذہبی آزادی کا استعمال اس طرح کریں کہ اہل سنت والجماعت فرقہ کے جذبات مشتعل نہ ہوں۔ ہمیں معاف رکھا جائے اگر ہم یہ کہیں کہ جہاں ہم شیعوں کی عزاداری کے حق کو انصافاً اور قانوناً جائز سمجھتے ہیں وہاں ہم ان کے عزاداری کے موجودہ طریق کو مستحسن خیال نہیں کرتے۔ وہ پبلک جگہوں میں عزاداری اس طرح مناتے ہیں کہ بذات خود اشتعال انگیزی بن جاتی ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ عزاداری شیعوں کے لئے شہ رگ حیات ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ جو چیز کسی کے لئے شہ رگ حیات ہو اس کا اظہار پبلک میں ایسے طریقے سے کیا جائے جو دوسروں کی دلآزاری کا باعث ہو۔ فرض کیجئے ایک شخص الف ایک دوسرے شخص ب کو قتل کر دیتا ہے۔ ب کے ورثاء کو عزاداری کا پورا پورا حق ہے لیکن قانون ان کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ اپنے اس حق کو اس طرح استعمال کریں کہ الف کے ورثاء مشتعل ہوں اور ان کی دلآزاری ہو اور امن عامہ میں خلل اندازی کا باعث ہو۔ ہماری دانست میں شیعوں کو اپنا یہ حق اس طرح استعمال کرنا چاہیئے کہ امن عامہ قائم رکھنے کے لئے ان کو پولیس وغیرہ کی بھی ضرورت نہ رہے۔ اور نہ جلوس وغیرہ کے لئے راستے متعین کرنا پڑیں وہ اپنے پرائیویٹ مقامات میں بے شک جس طرح دل چاہے کریں لیکن اول تو عزاداری کے جلوس ہی ہماری سمجھ میں نہیں آتے لیکن اگر یہ بھی کوئی دین کا حصہ ہے اگرچہ ہمارے خیال میں نہیں ہے تو پھر پبلک جگہوں میں عزاداری نہایت احتیاط کے ساتھ منائی جانی چاہیئے۔

ہم نے یہ چند سطور ملک میں قیام امن کے پیش نظر اس لئے لکھی ہیں کہ شیعہ حضرات جہاں اپنے مطالبات منوانا ضروری سمجھتے ہیں وہ عزاداری کے تعلق میں اس پہلو پر بھی غور کریں اور جہاں تک پبلک میں عزاداری کا تعلق ہے دوسروں کے جذبات اور نقطۂ نظر سے بھی دیکھیں تو انشاء اللہ ان کی شکایات بھی کم ہو جائیں اور اس ضمن میں کسی مطالبہ کی ضرورت بھی نہیں رہے گی۔

ہم نے یہ واجباً عرض کیا ہے ورنہ ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ شیعہ حضرات یا کوئی اور فرقہ اپنے جائز حقوق سے دست برداری دے دے اور مداہنت کا طریق اختیار کرے۔ جہاں تک مذہبی آزادی کا حق ہے ہم شیعوں کی سو فیصد تائید کرتے ہیں۔ اور جہاں تک نصاب میں سے کسی فرقہ کے متعلق دلآزار مواد کا تعلق ہے ہم حکومت اور مقتدر شخصیتوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ تمام درسی کتابوں کا از سر نو جائزہ لیں اور ایک کمیٹی مقرر کریں جس میں ہر فرقہ کے ارکان شامل ہوں۔ شیعہ۔ سنی۔ دیوبندی۔ اہل حدیث۔ حنفی۔ اہل قرآن احمدی الغرض سب فرقوں کے نمائندے موجود ہوں اور اگر کسی فرقہ کا نمائندہ کوئی مقام دکھائے جو اس فرقہ کی دلآزاری کرنے والا ہو تو اس مقام کو درست کر دیا جائے اور دینیات کا تمام ادنیٰ و اعلیٰ نصاب اس طرح تیار کیا جائے کہ کسی مذہبی فرقہ حتیٰ کہ عیسائیوں اور ہندوؤں کی دلآزاری بھی نہ ہوتی ہو چہ جائیکہ اسلامی کہلانے والے فرقوں کی۔ یہی ایک طریق ہے جس سے ہم عقائد کے اختلاف کی بنا پر اپنی درسگاہوں کو جھگڑوں سے پاک رکھ سکتے ہیں اور ملکی فضا کو پُر امن بنا سکتے ہیں۔

وقار عمل

خدمت خلق کے لئے وقار عمل کی روح کا پیدا کرنا بنیادی حیثیت رکھتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ مجالس انصار اللہ کے زعماء کرام مقامی حالات کی روشنی میں "وقار عمل" منانے کا باقاعدہ پروگرام بنائیں اور پھر اس پر مداومت اختیار کی جائے تبھی مطلوبہ مقصد پورا ہو سکتا ہے۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

58

گیمبیا میں تبلیغ اسلام

• مکرم سید مسعود احمد صاحب کی تشریف آوری مشن کے کام کا جائزہ • قائمقام وزیر اعظم سے ملاقات • سیکنڈری سکول کھولنے کے انتظامات

مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ

اگرچہ گیمبیا بھی مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے دورے کے پروگرام میں شامل تھا لیکن ناسازیٔ طبع کے باعث آپ گیمبیا تشریف نہ لے جا سکے۔ البتہ اپنے سکرٹری مکرم سید مسعود احمد صاحب کو آپ نے گیمبیا بھیج دیا تاکہ وہ مشن کے کام کا جائزہ لے سکیں۔ چنانچہ مکرم میر مسعود احمد صاحب ۲۰ مئی کو گیمبیا روانہ ہو گئے۔ بانجرسٹ جو کہ گیمبیا کا دارالحکومت ہے کے ہوائی اڈہ پر مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی اور بعض دیگر احباب موجود تھے۔ مکرم میر صاحب نے تمام احباب سے ملاقات کی۔ پھر ہوائی اڈے سے مشن ہاؤس پہونچے۔ جہاں جماعت کے جملہ سکرٹری صاحبان نے اپنے اپنے کام کی رپورٹیں پیش کیں۔ اور گیمبیا مشن کے متعلق ضروری امور کسی قدر تفصیل کے ساتھ پیش کئے۔

گیمبیا مشن بڑی جدوجہد کے بعد قائم ہوا تھا۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ جب ہمارے پہلے پاکستانی مبلغ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ کو گیمبیا میں مشن کھولنے کی حکومت کی طرف سے اجازت ملی تو جماعت نہایت سرعت کے ساتھ ترقی کرنے لگی اور جو اصحاب جماعت میں شامل تھے وہ زیادہ ایمان اور اخلاص کے ساتھ کام کرنے لگے۔ اس ملک کے بعض جید عالم بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت میں شامل ہوئے اور اس طرح جماعت کا وقار پہلے کی نسبت زیادہ ہو گیا۔

سکرٹریان کی رپورٹیں سننے اور اس بارے میں باہمی مشوروں کے بعد مکرم میر صاحب ہوٹل میں تشریف لے گئے جہاں سے پھر ساڑھے پانچ بجے مشن ہاؤس واپس آکر نماز میں ادا کیں اور پھر مکرم مولوی غلام احمد صاحب اور بعض دیگر احباب جماعت کے ہمراہ مجوزہ مسجد اور مدرسہ کا قطعہ زمین دیکھنے گئے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے گیمبیا مشن کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر امید کی جاتی ہے کہ عنقریب وہاں ایک سیکنڈری سکول بھی جاری کیا جا سکے گا۔ تاکہ مسلمان بچوں کو عیسائی سکولوں میں داخل ہونے کی ضرورت نہ رہے۔ جیسا کہ قارئین کرام مغربی افریقہ کے مشنوں کی رپورٹوں سے جو گاہے گاہے الفضل میں چھپتی رہتی ہیں معلوم کر چکے ہیں ان علاقوں میں اسلامی سکولوں کا اجرا بھی عیسائیت کی ترقی کے روکنے میں بہت ممد ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ عیسائی اکثر و بیشتر مسلمانوں کے بچوں کو سکولوں میں داخل کرتے ہی عیسائی بنا لیا کرتے تھے۔ جہاں جہاں احمدیہ جماعت نے اسلامی سکولوں کا اجرا کیا ہے۔ عیسائیوں کے لئے مسلمان بچوں کو عیسائی بنانے کے مواقع صفر کے برابر رہ گئے ہیں۔

اس روز مغرب و عشا کی نماز کے بعد پھر مشن ہاؤس میں اجلاس ہوا۔ جس میں جنرل سیکرٹری صاحب نے تقریر کی۔ اور مشن کے حالات کے متعلق مزید تفصیلات مکرم میر صاحب کو بتلائیں۔ اس کے بعد مکرم میر صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے قائم کردہ جماعتوں کو آغاز میں مصائب کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے۔ لیکن ان کے سچا ہونے کی یہ ایک بہت بڑی دلیل ہوتی ہے کہ تاریخ کے یادل جلد چھٹ جاتے ہیں۔ اور انہیں غیر معمولی ترقیات سے نوازا جاتا ہے۔

اگلے روز مکرم میر صاحب ملک کے قائمقام وزیر اعظم اور وزیر لوکل گورنمنٹ سے ملے۔ جنہوں نے جماعت کے کام کی تعریف کی۔ اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ جماعت جلد جلد ترقی کرے تاکہ مسلمانوں کی پسماندگی دور ہو اور وہ بھی دوسرے لوگوں کے شانہ بشانہ چلکر قوم و ملک کی خدمت کر سکیں۔ یہ بات باعث مسرت ہے کہ مغربی افریقہ میں جہاں جہاں بھی ہمارے مشن کام کر رہے ہیں۔ حکومتیں ان کے کام کو تحسین کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ کیونکہ وہ جانتی ہیں کہ احمدی مشنوں کے بغیر مسلمانوں کی صحیح تعلیم کا انتظام نہیں ہو سکتا۔

ملاقاتوں سے واپس آکر جمعہ کی تیاری کی۔ خطبہ جمعہ مکرم میر صاحب نے دیا۔ آپ نے خدائی جماعتوں کی ابتدائی حالت مخالفت کے باوجود امتیازی کامیابی پر وضاحت سے روشنی ڈالی۔ اور احباب جماعت کو نصیحت کی کہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت میں لگے رہیں۔ مکرم میر صاحب نے فرمایا کہ تبلیغ اسلام ہر مسلمان کا فرض ہے اور پھر جو لوگ احمدیہ جماعت میں داخل ہیں۔ ان کی ذمہ داری تو اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ اس جماعت میں شامل ہونے کا مقصد یہی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پیشگوئیاں آخری زمانہ میں اسلام کی برتری کے متعلق فرمائی تھیں۔ اور جن کا پورا ہونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کی جماعت سے وابستہ ہے۔ ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے اور اس سلسلہ میں ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے یہاں پاکستانی مبلغ کی آمد سے قبل مختلف افریقن مشنوں سے آمدہ لٹریچر کے ذریعہ احمدیت کو سمجھا اور مانا تھا۔ اور پھر مصائب برداشت کئے تھے۔ ان لوگوں نے اس خطبہ کی اہمیت کو خوب سمجھا۔ کیونکہ یہ ان کی قربانیوں کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک فعال جماعت پیدا ہو گئی۔

گیمبیا مشن میں تبلیغ اسلام کا ذکر کرتے ہوئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کا بھی ذکر کر دیا جائے کہ جس وقت پاکستانی مبلغ کو گیمبیا میں مشن کھولنے کی اجازت نہ تھی تو مرکز کی ہدایت نائیجیریا کے ایک مخلص دوست مسٹر حمزہ سسیلو (جو ایک لمبے عرصہ سے نائیجیریا مشن کے چیف ترجمان ہیں اور ایک لمبا عرصہ سیکرٹری بھی رہے ہیں) کو نائیجیریا مشن نے گیمبیا بھجوا دیا تھا تاکہ وہاں جا کر مشن کی دیکھ بھال کر سکیں اور پاکستانی مبلغ کے داخلہ کے لئے کوشش کر سکیں۔

مسٹر حمزہ سسیلو کے بعد غانا کے ایک دوست مسٹر جبریل کو وہاں بھیجا گیا۔ ان دونوں دوستوں نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے گیمبیا میں بہت اچھا کام کیا تھا۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازے۔ اور ان کے ایمان اور اخلاص میں زیادتی کرے۔ اور گیمبیا مشن کو روز افزوں ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

اس سال کی سکیم میں یہ مقرر کیا گیا تھا۔ کہ ہر لجنہ ۴ اپریل کو اصلاح وارشاد کے شعبہ کے تحت ایک خاص جلسہ منعقد کرے۔ اس پروگرام کے سلسلہ میں صرف چند ایک لجنات کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ باقی تمام لجنات کو بھی چاہیئے کہ اپنے ہاں وسیع پیمانے پر جلسے منعقد کریں۔ اور ان کی رپورٹیں بھجوائیں سالانہ کارگزاری پر جو نمبر دیئے جائیں گے۔ اس میں اس جلسہ کے انعقاد کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے گا۔

اس کے علاوہ لجنات نے بہت معمولی تعداد میں لٹریچر منگوا کر تقسیم کیا ہے حالانکہ ہماری جماعت کی مستورات کو اس طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

چندہ اصلاح وارشاد کی طرف بھی بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ ہر لجنہ کی آمد چندہ پچھلے سال سے زیادہ ہونی چاہیئے نہ کہ کم۔ امید ہے کہ لجنات اس طرف خاص توجہ کریں گی۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

شذرات

شیخ خورشید احمد

منصبِ ختمِ نبوت کی فضیلت و عظمت

ایک معاصر اپنے مقالۂ افتتاحیہ میں لکھتا ہے :-

"رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا تمام انبیاء علیہم السلام میں آخری نبی ہونا صرف ایک زمانی تاخر نہیں تھا۔ یہ ایک ایسی فضیلت و عظمت ہے جو رب العزت نے آپؐ کو اپنی مشیت و حکمت کے تحت دوسرے انبیاء کے مقابلے میں عطا فرمائی اور آپؐ کو سب میں کامل اور اکمل قرار دیا۔"

(مشرق ۱۲ جولائی ۶۵ء)

یہ وہی حقیقت ہے جسے جماعتِ احمدیہ پیش کرتی ہے۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا تمام انبیاء علیہم السلام میں آخری نبی ہونے سے اگر صرف زمانی تاخر مراد لیا جائے تو اس سے کسی خاص فضیلت و عظمت کا اظہار نہیں ہوتا۔ حضور علیہ السلام کی حقیقی فضیلت و عظمت یہی ہے کہ آپؐ کے آخری نبی ہونے سے یہ مراد لیا جائے کہ آپؐ سب نبیوں سے کامل اور اکمل نبی ہیں اور روزِ اوّل سے لے کر تا قیامت آپؐ کی شان کا کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ انہی معنوں کو واضح کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :-

"سب سے بڑا معجزہ جو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے وہ آپؐ کا خاتم النبیین ہونا ہے یعنی تمام کمالات نبوت آپؐ پر ختم کر دئے ہیں۔۔۔۔ پہلے نبی ایک ایک قوم کے نبیوں کی تعلیم کو ختم کرتے تھے مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سب دنیا کے اور سب قوموں کے نبیوں کی نبوت کو ختم کیا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم)

ایک مہذب وحشی

یہ بڑا مہذب زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ سائنس کی ترقی اور تعلیم کے عام ہونے کی وجہ سے نظریں خیرہ ہو رہی ہیں اور بالعموم یہ خیال کیا جاتا ہے کہ روشنی اور تہذیب کے موجودہ دور سے قبل تو بس دنیا میں وحشت و بربریت کا ہی دور دورہ تھا۔

لیکن تعلیم۔ سائنس اور تہذیب کے موجودہ دور میں بھی جس کا سب سے بڑا مظہر یورپین قوموں کو سمجھا جاتا ہے، ایسے "مہذب" لوگ خود یورپ میں بھی موجود ہیں جو فخریہ اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ

"سفید فاموں کی برتری میرا ایمان اور کالے وحشیوں کو قتل کرنا میرا پیشہ ہے۔۔۔ افریقہ میں امن اسی وقت قائم ہو سکتا ہے جب وہاں کالے وحشیوں کو کچل کر رکھ دیا جائے۔۔۔۔۔ انہیں قتل کر کے میں انسانیت کی خدمت کر رہا ہوں۔"

(مشرق ۸ جولائی)

کیا آپ باور کر سکتے تھے کہ موجودہ زمانہ میں بھی کوئی شخص بقائمی ہوش و حواس اس قسم کا بیان دے سکتا ہے؟ یہ بیان ۶۲ سالہ انگریز میجر سینڈی کنگ کا ہے جو برطانوی فوج میں طویل ملازمت کے بعد حال ہی میں ریٹائر ہوا ہے اور اب کانگو میں صدر شومبے کی کرایہ کی فوج کا افسر ہونے کی حیثیت سے "کالے وحشیوں" کو بے دریغ قتل کرنے میں مصروف ہے۔

حق یہ ہے کہ مغربی تہذیب و تمدن اپنی تمام تر ترقی اور عروج کے باوجود رنگ و نسل کے امتیاز کو اور وحشت و بربریت کے جنون کو قطعاً ختم نہیں کر سکی بلکہ مختلف شکلوں میں اسے زیادہ وسیع پیمانے پر پھیلانے کا موجب بن رہی ہے یہ اسلام کی ہی برکت تھی اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی کی معجزانہ کشش تھی جس نے آن کی آن میں رنگ و نسل اور وطن و ملت کے تمام امتیازات کو ملیامیٹ کر کے گورے اور کالے امیر و غریب اور محمود و ایاز کو ایک ہی صف میں لا کھڑا کیا تھا اور انہیں محبت و اخوت اور شفقت و ہمدردی کے ایک ایسے رشتے میں منسلک کر دیا تھا جس کی مثال مادر گیتی نے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی +

مودودی جماعت اور منصبِ نبوت

مودودی صاحب کی جماعت سرکل قائد آباد ضلع سرگودھا کے ماہانہ اجتماع میں مولانا محمد امیر ناظم تحصیل خوشاب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"جماعتِ اسلامی کی دعوت وہی دعوت ہے جو آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی اپنی امتوں کے سامنے پیش کی اور جماعتِ اسلامی پر بھی قوم اور برسرِ اقتدار طبقہ کی طرف سے وہی اعتراضات کئے جا رہے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کی تحریکوں پر کئے گئے۔۔۔۔۔ جماعتِ اسلامی نے اپنے لٹریچر کے ذریعے یا اپنے اجلاسوں میں کبھی کسی دینی جماعت کے خلاف کسی قسم کی نفرت پھیلانے کی کوشش نہیں کی۔"

(الشیاء ۲۴ مئی ۶۵ء)

اگر جماعتِ اسلامی واقعی اپنا منصب و مقام وہی سمجھتی ہے جو انبیاء کو حاصل تھا تو کیا یہ امر ان کے عقیدہ کے مطابق ختمِ نبوت کے منافی نہیں ہے کہ پوری ایک جماعت اور گروہ کو مقامِ نبوت پر لا کھڑا کیا جائے اور اس گروہ کے مخالفین کو کفار اور منکرین سے تشبیہ دی جائے۔ اور یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ اس تشبیہ کی موجودگی میں یہ دعویٰ کس حد تک درست ہے کہ ہم تو کسی کے خلاف نفرت نہیں پھیلاتے۔

سیرتِ نبوی کا اسلوب

حال ہی میں لاہور کی ایک محفل میں ریڈیو پاکستان کے پروگراموں پر تنقید و تبصرہ کیا گیا۔ معاصر امروز لاہور کی روایت کے مطابق اس موقعہ پر :-

"ایک خاتون ریڈیو والوں کو خبردار کر رہی تھیں کہ آپ لعنتوں اور قوالیوں میں اسلام اور پیغمبرِ اسلامؐ کو جس انداز سے پیش کر رہے ہیں وہ نئی پود کو دین سے دور لے جائیگا۔ کیا اس زمانہ میں سرورِ کائناتؐ کی عظیم الشان شخصیت اور سیرت پر روشنی ڈالنی چاہیئے یا گیسوؤں اور کنگھی سرمہ کے ساتھ حضور پاک کا سراپا بیان کئے جانا چاہیئے!"

(امروز ۷ جولائی ۶۵ء)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس زمانہ میں جماعتِ احمدیہ نے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جس اسلوب اور جس ڈھنگ میں پیش کیا ہے وہ روز بروز مقبول ہوتا جا رہا ہے اور اب عام مسلمان بھی یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ یہی اسلوب زیادہ مناسب اور وقت اور حالات کے تقاضا کے مطابق ہے اور ہمیں حضور پاکؐ کے گیسوؤں کا تذکرہ کرنے کی بجائے حضورؐ کی سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنا چاہیئے +

ہدیہ کردار!

ہفت روزہ ایشیا لاہور کے ایک مضمون "کہنار کے کنارے" میں سے ایک اقتباس جس کا تعلق حضرت سید احمد صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت سے ہے بلا تبصرہ درج ذیل کیا جاتا ہے :-

"یہ وہ پہاڑی ہے جس پر سے سکھوں نے حملہ کیا۔ سید صاحب کو کسی نے مشورہ دیا تھا کہ آپ دریا عبور کر کے سامنے کی اونچی پہاڑی پر چلے جائیں لیکن انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا یہ اقدام دشمن کو میدانِ جنگ میں پیٹھ دکھانے کے برابر ہوگا۔۔۔۔ افسوس کہ مقامی لوگ ان حضرات کی کوئی مدد نہ کر سکے جس کی وجہ یہ اور محض یہ ہے کہ اس علاقے کے علماء نے ان حضرات کے متعلق عوام کو جو تاثر دیا تھا وہ یہ تھا کہ معاذ اللہ یہ لوگ سکھوں سے بھی بدتر ہیں عوام الناس بہرحال علماء دین کے پیچھے چلتے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے تحریک کی مخالفت کی یا تعاون نہ کیا۔۔۔۔۔۔ یہ امتِ مسلمہ کی بدقسمتی ہے کہ علماء تائید اور مخالفت ہمیشہ بے سوچے سمجھے کرتے رہے ہیں جس کی وجہ سے اسلام کو نقصان پہنچا ہے اور پہنچ رہا ہے۔"

(ایشیا ۳۰ جون ۶۵ء)

"ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارے رسولؐ خیر الرسل افضل المرسلین اور خاتم النبیین ہیں۔ اور ہر پہلے اور بعد میں آنیوالے انسان سے افضل ہیں۔" (حضرت مسیح موعودؑ)

محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بحیثیت

انسان کامل

(از محترمہ امۃ المالک صاحبہ ایم اے بنت ملک عبدالحمید صاحب راولپنڈی)

دنیا کے جس اچھے اور قابل تحسین خلق کی طرف نگاہ دوڑائی جائے۔ اس کے سربراہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نظر آتے ہیں۔ جن کے پائے مبارک کسی مقام پر لڑکھڑاتے نہیں بلکہ عرب کے ظلمت کدے سے ظہور پذیر ہونے والا یہ نور ایک سیلاب کی صورت میں نمودار ہوا اور مختلف قبائل و اقوام کو اپنی آغوش میں لیتا ہوا اطراف عالم پر چھا گیا۔

جب آپؐ محکوم بن کر دنیا کے سٹیج پر نمودار ہوتے ہیں تو آپؐ کی ان صعوبتوں اور تکلیفوں کو یاد کر کے جو زندہ خصلت حاکموں نے آپؐ کو دیں۔ کلیجہ شق ہو جاتا ہے اور دل خون کے آنسو روتا ہے ــــ آہ میرے آقا۔ میرے سید و مولیٰ۔ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی و جانی) کو تو زمین کے ذلیل ترین انسانوں نے بھی ستایا تھا۔ مکہ کے اوباشوں نے آپؐ کے وجود اطہر کو کئی بار پتھروں سے لہولہان کیا تھا آپؐ کی قیام گاہ میں اردگرد کے گھروں سے پتھر اور اونٹوں کی انتڑیاں بھی پھینکی گئی تھیں اور پھر ستم بالائے ستم یہ کہ جب آپؐ اپنے مولائے حقیقی کے حضور سربسجود ہوتے تو آپؐ پر خاک کی ڈھول اڑائی جاتی حتیٰ کہ مجبوراً چٹان میں سے نکلے ہوئے ایک پتھر کے پیچھے چھپ کر آپؐ کو نماز ادا کرنی پڑتی۔ الغرض وہ کونسا ایسا ظلم و ستم تھا جو دنیا کی اس معصوم ترین ہستی کے خلاف روا نہ رکھا گیا ہو ــــ اس شدید جور و استبداد کو دیکھ کر تو خدا تعالےٰ کا عرش بھی کانپ اٹھا۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ طائف کے سفر سے واپسی پر حضور انورؐ کے پاس پہاڑوں کا فرشتہ آیا اور عرض کیا کہ "مجھے خدا تعالےٰ نے آپؐ کے پاس بھیجا ہے تا اگر ارشاد ہو تو میں پہلو کے دونوں پہاڑ ان لوگوں پر پیوست کر دوں" ــــ لیکن لاکھوں درود اور سلام ہوں اس امن کے شہزادے پر جو ملائکہ کے لئے۔ زمین و آسمان کے لئے۔ چاند ستاروں کے لئے گذشتہ اور آئندہ آنیوالی نسلوں کے لئے۔ غرض ہر چیز کے لئے مجسمہ رحمت تھا کہ اس نے نہایت ہی صبر و تحمل سے جواب دیا "نہیں نہیں ــــ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں میں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا۔ جو خدائے واحد کی پرستش کریں گے"۔

اللھم صل علےٰ سیدنا محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

پس اے روئے زمین پر بسنے والو۔ جو اپنے آپ کو اپنی حکومتوں سے وابستہ وفادار رعایا گردانتے ہو آؤ اور ایسی کوئی نظیر پیش کر کے دکھاؤ۔ اے وہ لوگو جو ذرا ذرا سی بات پر اپنی سلطنتوں کے خلاف اشتعال اور نفرت کی آگ بھڑکانا شروع کر دیتے ہو۔ اس جزیرہ نمائے عرب کے افق سے نمودار ہونے والے امن و سلامتی کے پیغمبر کا اسوہ حسنہ اپنا لو کہ اس میں ہر قسم کی قومی اور ملی بھلائیاں مضمر ہیں ــــ اے اپنے حکام کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے والو ذرا غور سے سننا ــــ کہ ہمارے سید و مولیٰ احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر قسم کے مظالم ڈھائے گئے۔ آپؐ کے ساتھیوں کو آپؐ کے سامنے چلچلاتی دھوپ میں لٹایا گیا ان پر گند اچھالا گیا۔ ان کے پیٹ پر پتھر باندھے گئے لیکن وہ رحمۃ العالمین کبھی اپنی حکومت سے باغی نہ ہوا ــــ اگر کسی نے قوم کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر لڑائی کی اجازت بھی مانگی تو فرمایا۔ نہیں نہیں اپنے حاکموں کے خلاف کبھی علم بغاوت بلند نہ کرنا۔

چنانچہ ایک بار عبدالرحمٰن بن عوف چند اور صحابہؓ کو لے کر آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم مشرک تھے تو معزز تھے اور کوئی ہماری طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ لیکن جب سے مسلمان ہوئے ہیں متواتر کفار کے مظالم سہہ رہے ہیں۔ یا رسول اللہ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم کفار کا مقابلہ کریں۔ لیکن وہ مجسمہ استقامت نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے صبر و استقلال کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ اعلان کرتا ہے انی امرت بالعفو فلا تقاتلوا" یعنی میں تمہیں ہرگز لڑنے کی اجازت نہیں دے سکتا کہ مجھے میرے خدا کی طرف سے عفو کا حکم دیا گیا ہے۔ اللھم صلی علےٰ سیدنا محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

پھر نہ صرف یہ کہ آپؐ نے اپنی حکومت کے خلاف کبھی بغاوت کا پرچم نہ لہرایا بلکہ ساری ساری رات ان درندہ خصلت حاکموں کے لئے اپنے مولائے حقیقی کے حضور دعاؤں میں گزار دیتے تا کہیں وہ ظالم خود اپنے ظلم کا شکار نہ ہو جائیں۔ اللہ اللہ ــــ ان سفاکوں اور وحشیوں پر تو یہ وحشت طاری تھی کہ جس طرح ہو سکے آپؐ کو (نعوذ باللہ) ہلاک کر دیں اور آپؐ کو یہ غم تھا کہ کہیں وہ خود ہلاکت میں نہ پڑ جائیں۔ چنانچہ دن بھر کے مظالم سہنے کے بعد ساری ساری رات اللہ تعالیٰ کے حضور یہ زاریاں کرتے ہوئے گزار دیتے۔

اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون

یعنی اے میرے اللہ تو میری قوم کو ہدایت دے دے کہ یہ لوگ نہیں جانتے کیا کر رہے ہیں۔ یہ دعا اس درد اور انہماک سے کی جاتی کہ اس دکھے ہوئے دل کی سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی ــــ اس صدا کو سن کر عرش سے خدا تعالےٰ نے بھی پکار اٹھا ــــ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ یعنی اے میرے محبوب ترین بندے کیا تو اس غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر لے گا کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے ــــ اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

پھر ہمیں اپنے آقا و مولیٰ کی زندگی میں ایک ایسا وقت بھی نظر آتا ہے جب آپؐ کو منشائے الٰہی کے تحت میدان کارزار میں اپنے جوہر دکھانے پڑتے ہیں ــــ لیکن تعجب ہوتا ہے کہ اس حلیم الطبع اور کریم فطرت والے وجود کے پائے مبارک میں اب بھی کوئی لغزش نہیں آتی۔ بلکہ اب تو دنیا کے اس بہادر ترین سپاہی کا وجود باوجود سمندر کی اس اٹھتی ہوئی لہر کی طرح دکھائی دیتا ہے جو اپنی راہ کی ہر موج کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپؐ شاہراہ حیات کے ان مسافروں میں سے ہیں جو کسی منزل پر قیام کرنے کی بجائے ہر منزل سے آگے گذر جاتے ہیں۔ اور جن کا ذوق سفر کسی سرحد کو تسلیم نہیں کرتا۔ بلکہ فلک بوس پہاڑ۔ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر اور تپتے ہوئے صحرا اس کی راہ کے سنگ میل ہوں غزوہ حنین کے موقع پر تن تنہا دشمن کی جانب بڑھے چلے جاتے ہیں۔ جو آپؐ کی طرف مسلسل تیروں کی بارش برسا رہا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپؐ کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور کہا یا رسول اللہ تھوڑی دیر کے لئے پیچھے ہٹ آئیں تا کہ اتنے میں اور لوگ بھی جمع ہو جائیں۔ لیکن ساری دنیا کا یہ مجاہد اعظم اپنے گھوڑے کو دوبارہ ایڑ لگا دیتا ہے اور با آواز بلند للکار کر کہتا ہے۔

انا النبی لا کذب
انا ابن عبدالمطلب

آپؐ کی اس پُر اثر رجز خوانی نے صحابہؓ میں ولولے اور جوش و خروش کی ایک برقی رو دوڑا دی اور وہ نہایت ہی شیرانہ جوش کے ساتھ پلٹے اور چشم زدن میں میدان کارزار کا رنگ بدل گیا اور دشمن مقابلہ کی تاب نہ لا کر تتر بتر ہو گیا۔ گویا ہمارے سید و مولیٰ مجاہدین کے لئے بھی کامل نمونہ ہیں۔

ــــ (باقی) ــــ

پاکستان ویسٹرن ریلوے

نوٹس نیلام

کراچی سٹی اور پشاور چھاؤنی کے درمیان ۱۱۔ اپ، ۱۲۔ ڈاؤن پر کراچی سٹی اور کوئٹہ کے درمیان ۳۔ اپ، ۴۔ ڈاؤن گاڑیوں پر اور کراچی چھاؤنی اور حیدرآباد کے درمیان لنک سروس کے ساتھ ۱۹۔ اپ، ۲۰ ڈاؤن گاڑیوں پر بفٹ کار سروس کے لئے کیٹرنگ کنٹریکٹ ۲۹ جولائی ۱۹۶۵ء بوقت ۹ بجے دن ریلوے برٹ انسٹی ٹیوٹ ہال تھیٹر روڈ لاہور میں بذریعہ نیلام عام دیا جائے گا۔

۲۔ نیلامی کی شرائط مع ٹھیکہ کی شرائط و ضوابط پر مشتمل ایگریمنٹ کی ایک نقل جو کہ کامیاب بولی دہندہ کی طرف سے کیا جائے گا نیز ریلوے انتظامیہ کے منظور شدہ طعام نامے اور نرخ نامے، چیف کمرشل منیجر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور سے ۱۰/ روپے فی نقل کی ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۳۔ نیلامی میں حصہ لینے کے خواہشمند اشخاص زر میں مطلع رہیں کہ انہیں ۲۳ جولائی ۱۹۶۵ء بوقت ۱۰ بجے تک ریلوے انتظامیہ کے پاس مبلغ ۲۰۰۰/ روپیہ بطور زر ضمانت جمع کرانا ہونگے اور اس کے ساتھ ہی ان کے مالی استحکام وغیرہ سے متعلق دستاویزی ثبوت۔ جیسا کہ نیلام کی شرائط میں تفصیل درج ہے ابھی پیش کرنا ہوں گے۔

چیف کمرشل منیجر
پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور

وصیت کے ذریعہ جنت کو ہمارے قریب کر دیا گیا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ اگست ۱۹۳۲ء میں فرماتے ہیں :-

"تیسرا مسئلہ وصیت کا ہے یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارے میں سستی دکھلا رہے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کو آج کل موت آجاتی ہے۔ پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر دفن نہیں کئے جا سکتے۔ سب کے دل اُن کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے۔ مگر ان کی ذرا سی غفلت اور ذرا سی سستی اُس میں حائل ہو جاتی ہے۔ پھر بیسیوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو دسویں حصہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں مگر وہ وصیت نہیں کرتے۔ ایسے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ وصیت کر دیں۔ بلکہ ایسے دوستوں کے لئے تو کوئی مشکل ہے ہی نہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں جو پانچ پیسے یا چھ پیسے فی روپیہ چندہ دے رہے ہوتے ہیں۔ اور پھر دھڑی یا دھیلہ انہیں وصیت سے محروم کر رہا ہوتا ہے۔ غرض تھوڑے تھوڑے پیسوں کے فرق کی وجہ سے ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار آدمی وصیت سے محروم ہیں۔ اور جنت کے قریب ہوتے ہوئے اس میں داخل نہیں ہوتے پھر بعض لوگ مرض الموت میں وصیت کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ وصیت منظور نہیں ہوتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔ وصیت وہی ہے جو حیات اور زندگی میں کی جائے اور غیر مشتبہ ہو۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ جو وصیت کے لائق چندہ دیتے ہیں اور ایسے سینکڑوں آدمی ہیں۔ وہ حساب لگا کر وصیت کر دیں۔ بعض اگر غور کریں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ ایک پیسہ یا دو چند دینے سے انکے لئے جنت کا وعدہ ہو جاتا ہے پس جسقدر ہو سکے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ وصیت کریں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمان ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا۔ تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا بھی دیتا ہے۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

ضروری اعلان برائے موصی صاحبان

۱- دفتر ہذا کی طرف سے فارم اصل آمد برائے سال ۶۴-۶۵ء تمام موصی اصحاب کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو نہ ملے ہوں تو وہ فوراً دفتر ہذا کو اطلاع دے کر نیا فارم طلب فرمائیں اور اسے جلد پُر کر کے واپس فرمائیں

۲- جن اصحاب کو فارم اصل آمد برائے ۶۴-۶۵ء مل چکے ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ اسکو صحیح طریق پر پُر کر کے جلد واپس فرمائیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

بہترین سرمایہ

کسی فرد یا قوم کا بہترین سرمایہ وقت کی قدر کرنا ہے۔ اگر کسی فرد یا قوم کا احساس اس جہت میں بیدار ہو جائے تو پھر اس کے لئے نئی زمین اور نیا آسمان بنانا ہرگز مشکل نہیں مگر ہر ایک کا دل گواہی دے گا کہ ابھی ہم اس میدان میں معیاری مقام حاصل نہیں کر سکے۔ اس کی روشنی میں جو بھی اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کا جائزہ لے گا اگر سارے کو نہیں تو کم از کم بہتوں کو ضرور یہ جان کر تکلیف ہوگی کہ بہت سا وقت یونہی ضائع ہو چکا ہے۔ مگر کوئی عجب نہیں کہ اس محاسبہ کے نتیجہ میں ایک ایسا عزم اور جذبہ جنم لے کہ گذشتہ زندگی کی ساری کوتاہیاں اور کمیاں تھوڑے ہی عرصہ میں پوری ہو جائیں۔

(قائد ایشاد)

سہگل فاؤنڈیشن

اندرون ملک کے وظائف قابلیت

شرائط: میٹرک پاس۔ طلبہ سائنس۔ آرٹس۔ انجینئرنگ۔ میڈیسن۔ قانون۔ ایگریکلچر کامرس وغیرہ مضامین میں کسی پاکستانی کالج یا یونیورسٹی کے طلبہ

فارم درخواست سیکرٹری سہگل فاؤنڈیشن نمبر ۶ - اجرتن روڈ لاہور سے احتیاطاً ۷۰ پیسے کی ٹکٹیں ارسال کر کے۔

درخواستیں ۱۵ ۶۵ تک بنام مینیجنگ ٹرسٹی سہگل فاؤنڈیشن پ - ٹ ۱۱ ۶۵

(ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت اور شکریہ احباب

میرے بھائی عزیزم محمود بخت عباسی حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک ۲۱ ۶۵ بروز جمعہ بعمر ۲۸ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت نیک ملنسار بااخلاق تھے۔ اپنے پیچھے چار لڑکیاں اور ایک لڑکا اور بیوہ چھوڑی ہے۔ اس غم میں جو جو میرے بہن بھائی شریک ہوئے ہیں۔ ان سب کا میں شکریہ ادا کرتی ہوں خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرماتے ہوئے ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اہلیہ عبدالودود فاروقی جونت بلڈنگ جوہا مل روڈ لاہور

درخواستہائے دعا

۱- میرے بچے نعیم احمد کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا ہے۔

(خاکسار ایم اے رشید بھاگلپوری راولپنڈی)

۲- چوہدری نور احمد سندھی صاحب کی اہلیہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اور آجکل طبیعت زیادہ خراب ہے اور کمزوری زیادہ ہے۔ نیز میرا بھائی آجکل ہسپتال میں داخل ہے اور بہت بیمار ہے۔ میری خالہ بھی جو کہ شیخ لطف الرحمٰن صاحب کی اہلیہ ہیں کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

(مرزا مسیح احمد - ربوہ)

۳- خاکسار کچھ عرصہ سے مختلف پریشانیوں میں مبتلا چلا آرہا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ میری تمام پریشانیوں کو دور فرما دے

خاکسار ملک سوندھے خان

(اڈہ انچارج صادق بس سروس - ربوہ)

۴- عاجز بہت سی پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے

محمد عمر۔ دل محمد روڈ لاہور

۵- میری بیوی اور اور چھوٹا لڑکا اذکار حسین بیمار ہیں۔

(صوبیدار بدر حسین ریٹائرڈ قائد آباد (ضلع سرگودھا)

۶- میری ہمشیرہ زینب بی بی کافی عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار چلی آتی ہے۔ (مستری فضل احمد حافظ آباد)

احباب جماعت ان سب کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

تریاق اٹھرا علاج اٹھرا کیلئے نور نظر مکمل کورس پندرہ روپے اولاد نرینہ کیلئے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
کامل کورس پندرہ روپے

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱- پی-او-ایف- (P.O.F) اپرنٹس مکینکس-

گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ میں داخلہ سہ سالہ ڈپلومہ کورس بیکنکل/الیکٹریکل انجینئرنگ- نمبر ۵۰ کو پی او ایف (پاکستان آرڈی نینس فیکٹریوں) میں مزید ٹریننگ سے بطور چارج مین تنخواہ ۲۸۵-۱۵-۳۶۰-۲۰-۴۲۰ پر دوران ٹریننگ وظیفہ ۱۰۰/- بالترتیب اوّل تا چہارم- شرائط: میٹرک سائنس سیکنڈ ڈویژن عمر ۲۰ تا ۲۶ سال درخواست بشمول پاسپورٹ سائز فوٹو و مصدقہ نقول سندات کورسز پوسٹل آرڈر مالیت ساڑھے سات روپے ۲۶/۷/۶۵ تک بنام چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر پی او ایف بورڈ واہ کینٹ

(پ-ٹ-۶۵/۸)

۲- مکنش ایجوکیشن برانچ پاکستان نیوی-

ابتدائی تنخواہ ۵۰۰/- ٹسٹ وائنر و بوشرائط ماسٹر ڈگری (فزکس، ریاضی، اکونامکس پولیٹیکل سائنس یا انگلش) عمر ۲۰ تا ۲۸ فارم درخواست ایجوکیشن ڈائریکٹریٹ نیول ہیڈ کوارٹرس کراچی یا کسی دفتر بھرتی سے لیں۔ درخواستیں ۲/۸/۶۵ تک

(پ-ٹ-۶۵/۸)

۳- داخلہ ایروناٹیکل انجینئرنگ کالج

سیکنڈ کیڈٹ انٹری ۳½ سالہ ڈگری کورس پی اے ایف کالج رسالپور، پی اے ایف کالج ایروناٹیکل انجینئرنگ کورنگی کریک کراچی تنخواہ دوران ٹریننگ ۱۷۰/- کمشن ملنے پر آغاز ۵۵۰/- سے

شرائط:- انٹرمیڈیٹ (فزکس کیمسٹری ریاضی) سیکنڈ ڈویژن عمر ۱۵½ کو ۱۶½ تا ۲۲ انٹرویو ۳۰/۷/۶۵ تک نزدیک ترین پی اے ایف انفارمیشن سلیکشن سینٹر کراچی یا کوئٹہ یا لاہور یا راولپنڈی یا پشاور میں

(پ-ٹ ۶۵/۱۰)

ناظر تعلیم ربوہ

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

سیرت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر پمفلٹ مفت طلب فرمائیں

خاکسار نے جو تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء پر سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے کی تھی اسے چٹاگانگ کے ایک مخیر دوست کے خرچ پر سفید کاغذ پر علیحدہ پمفلٹ کی صورت میں بھی شائع کیا جا رہا ہے۔ احباب صرف خرچ ڈاک بھیج کر طلب فرما سکتے ہیں۔

(ابوالعطاء جالندھری- ایڈیٹر الفرقان ربوہ)

وفات

میری ہمشیرہ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل احمد صاحب ٹیلر ماسٹر کلاس والہ ضلع سیالکوٹ ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۸ اور ۹ جولائی کی درمیانی شب وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت نیک صابرہ احمدیت سے بہت محبت اور اخلاص رکھنے والی خاتون تھیں۔ احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالکریم حجاج باغ منٹگمری ہال لاہور)

"درخواست دعا"

میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ بشریٰ قریشی اہلیہ چوہدری علی اکبر صاحب کا بچہ بعمر چار ماہ پیدائش کے بعد سے ہی مختلف عوارض سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ حالت دن بدن خراب ہی ہوتی جا رہی ہے احباب سے اس کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (طاہرہ منظور محلہ دارالصدر شرقی ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم محمود مجید احمد خان صاحب ولد محمد شفیع خان صاحب (وصیت نمبر ۱۲۵۴۴) فون پٹھان پیدائشی احمدی نے کوارٹر نمبر ۶۰ گولی مار پیر آباد کراچی سے مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۹ء کو وصیت کی تھی چند سال موصی موصوف H.E 8/9 ناظم آباد کراچی میں رہے ہیں اس کے بعد پاکستان سے باہر خرم شہر ایران چلے گئے۔ اب ان کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ جس دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

توسیلہ زر اور انتظامی امور سے متعلق

منیجر ماہنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو درج ذیل ٹنڈروں کے لئے کوٹیشنیں مطلوب ہیں:-

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر سٹورز اور مقداروں کی مختصر تشریح	قیمت ٹنڈر فارم بشمول خرچہ ڈاک و پیکنگ (ناقابل واپسی)	خالک (تصریحات اگر مطلوب ہوں) درخواست پر دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈکوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور سے درج ذیل قیمت کے عوض مل سکتے ہیں۔	تاریخ فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱-	۶۴-۳/۱۸۰/۷م کاسٹ آئرن سکریپ ٹکڑوں کی صورت میں = ۳،۰۰۰ ٹن۔	۲۵-- روپے	—	۱۳ جولائی ۶۵ء تا ۱۰ اگست ۶۵ء	۱۱ اگست ۶۵ء بوقت ۸ بجے	۱۱ اگست ۶۵ء بوقت ۹ بجے
۲-	۶۴-۵/۲۲۲/۷م پائپ کاسٹ آئرن ڈبل ملینجڈ ۱۰" بور ۱۵½ فٹ لمبائی، ۲۴۲ عدد	۱۰-- "	—	ایضاً	ایضاً	ایضاً

۳- ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر زیر دستخطی اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے، کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے علاوہ تمام ایام کار میں ۹ اور ۱۲ بجے دن کے دوران مندرجہ بالا قیمت کی بذریعہ نقد یا منی آرڈر ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ (پوسٹل آرڈر، چیک بنک ڈرافٹس گارنٹی بانڈز بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مندرجہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے عوض قبول نہیں کئے جائیں گے)

صرف مقررہ ٹنڈر فارموں پر موصول ہونے والی پیش کشوں پر غور کیا جائے گا۔ ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۴- کوئی ٹنڈر یا استفسارات یا اس سلسلہ میں ترسیل زر زیر دستخطی کے ذاتی نام پر نہ کی جائے۔

(اے حمید (پی آر ایس))

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈکوارٹرز آفس لاہور

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی تائید میں ہمیشہ اپنے نشانات دکھاتا رہتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی تائید میں ظاہر ہونے والے بعض نشانات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی تائید میں ہمیشہ اپنے نشانات ظاہر کرتا رہتا ہے فرماتے ہیں:-

"ہم نے دیکھا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے پاس اکثر لوگ اپنی امانتیں رکھواتے تھے اور آپ اُس میں سے ضرورت پر خرچ کرتے رہتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے اس طرح رزق دیتا رہتا ہے۔ بعض دفعہ ہم نے دیکھا کہ امانت رکھوانے والا آپ کے پاس آتا اور کہتا کہ مجھے روپیہ کی ضرورت ہے۔ میری امانت مجھے واپس دے دی جائے۔ آپ کی طبیعت بڑی سادہ تھی اور معمولی سے معمولی کاغذ کو بھی آپ ضائع کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ جب کسی نے مطالبہ کرنا تو آپ نے ردّی سا کاغذ اٹھانا اور اس پر گھر والوں کو لکھ دینا کہ امانت میں سے دو سو روپیہ بھجوا دیا جائے۔ اندر سے بعض دفعہ جواب آتا کہ روپیہ تو خرچ ہو چکا ہے یا اتنے روپے ہیں اور اتنے روپوں کی کمی ہے۔ آپ نے اسے فرمانا کہ ذرا ٹھہر جاؤ ابھی روپیہ آجاتا ہے اتنے میں ہم نے دیکھا کہ کوئی شخص دھوتی باندھے ہوئے جو ناگڑھ یا بمبئی کا رہنے والا چلا آرہا ہے اور اُس نے آکر اتنا ہی روپیہ آپ کو پیش کر دیا۔

ایک دن تو لطیفہ ہوا۔ کسی نے اپنا روپیہ مانگا اُس دن آپ کے پاس کوئی روپیہ نہیں تھا مگر اُسی وقت ایک شخص علاج کے لئے آگیا۔ اور اس نے ایک پڑیہ میں کچھ رقم لپیٹ کر آپ کے سامنے رکھ دی۔ حافظ روشن علی صاحبؓ کو علم تھا کہ روپیہ مانگنے والا کتنا روپیہ مانگتا ہے۔ آپ نے حافظ صاحبؓ سے فرمایا۔ دیکھو اس میں کتنی رقم ہے۔ انھوں نے گنا تو کہنے لگے بس اتنی ہی رقم جتنی رقم کی حضور کو ضرورت تھی۔ آپ نے فرمایا یہ اس کو دے دو اسی طرح آپ ایک پرانے بزرگ کا واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک قرضخواہ ان کے پاس گیا اور اس نے کہا آپ نے میری اتنی رقم دینی ہے اور اس پر اتنا عرصہ گزر چکا ہے اب آپ میرا روپیہ ادا کر دیں۔ انھوں نے کہا میرے پاس تو ہے نہیں جب آئے گا دے دوں گا۔ وہ کہنے لگا تم بڑے بزرگ بنے پھرتے ہو اور قرض لے کر ادا نہیں کرتے یہ کہاں کی شرافت ہے۔ اتنے میں وہاں ایک حلوہ بیچنے والا لڑکا آگیا انہوں نے اس سے کہا کہ آٹھ آنے کا حلوہ دے دو اور انھوں نے وہ حلوہ قارض کو کھلا دیا لڑکا کہنے لگا میرے پیسے میرے حوالے کیجئے۔ وہ کہنے لگے تم آٹھ آنے مانگتے ہو اور میرے پاس تو دو آنے بھی نہیں۔ وہ لڑکا شور مچانے لگ گیا یہ دیکھ کر وہ قرض خواہ کہنے لگا کہ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ میری رقم تو ماری ہی جا رہی تھی اس غریب کی اٹھنی بھی ہضم کر لی بغرض وہ دونوں شور مچاتے رہے اور وہ بزرگ اطمینان سے اپنی جگہ بیٹھے رہے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے اپنی جیب میں سے ایک پڑیہ نکال کر انہیں پیش کی۔ اور کہا کہ فلاں امیر نے آپ کو نذرانہ بھیجا ہے انھوں نے اُسے کھولا تو اُس میں روپے تو اتنے ہی تھے جتنے قرضخواہ مانگتا تھا مگر اُس میں اٹھنی نہیں تھی کہنے لگے یہ میری پڑیہ نہیں اسے واپس لے جاؤ۔ یہ سنتے ہی اس کا رنگ فق ہو گیا اور اس نے جھٹ اپنی جیب سے ایک دوسری پڑیہ نکالی اور کہنے لگا مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ آپ کی پڑیہ یہ ہے انہوں نے اسے کھولا۔ تو اُس میں اتنے ہی روپے تھے جو قارض مانگ رہا تھا۔ اور ایک اٹھنی بھی تھی۔ انہوں نے دونوں کو بلایا اور وہ روپے انہیں دے دیئے غرض زندہ خدا اپنے بندوں کی تائید میں ہمیشہ اپنے نشانات دکھاتا رہتا ہے۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۵۷۹ تا ۵۸۰)

ضرورت انسپکٹران تحریک جدید

وکالت مال تحریک جدید میں انسپکٹران کی تین اسامیاں خالی ہیں۔ میٹرک پاس جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مقامی امیر یا صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ اس اعلان کے شائع ہونے کے دس دن کے اندر وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ کے دفتر میں پہنچا دیں۔

انسپکٹران وکالت مال کے فرائض میں یہ بات داخل ہے کہ وہ مختلف جماعتوں میں جا کر تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں بیداری پیدا کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

پوری قوم نے امریکی چیلنج قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا

تمام سیاسی جماعتوں کی جانب سے صدر ایوب کے مؤقف کی حمایت

لاہور ۱۶ جولائی۔ پاکستانی عوام نے امریکی چیلنج کو قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ تیسرے پنجسالہ منصوبے کے پہلے سال کے لئے اقتصادی امداد روکنے پر امریکہ کے خلاف ملک کے طول و عرض میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے تمام سیاسی جماعتوں کی جانب سے صدر ایوب کو یقین دلایا جا رہا ہے کہ جو طاقتیں پاکستان کو اقتصادی اور سیاسی لحاظ سے کمزور کرنا چاہتی ہیں ان کا مقابلہ کرنے میں پوری قوم تہ دل سے اُن کے ساتھ ہے

یہ تاثر کسی ایک سیاسی جماعت اور اس کے رہنما کا نہیں بلکہ معاشرے کے ہر طبقہ کا یہی ردّ عمل ہے۔ کالجوں کے پروفیسروں، سکولوں کے استادوں۔ کارخانہ داروں، تاجروں۔ چھوٹے دکانداروں اور دکلاء غرض زندگی کے ہر شعبے کے نمائندوں نے امریکہ کے اس اقدام کو پاکستان کی خودداری پر حملہ تصور کیا ہے۔ ان تمام حلقوں میں صدر مملکت کی تقریر کو سراہا جا رہا ہے اور ان کی تقریر کا یہ فقرہ کہ "پاکستان کو دوستوں کی ضرورت ہے آقاؤں کی نہیں" ایک نعرہ کی صورت اختیار کر گیا ہے۔

مغربی پاکستان اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد خواجہ محمد صفدر نے واضح طور پر کہا ہے کہ پاکستان کو اس بارہ میں کتنی ہی مشکلات کا کیوں نہ سامنا کرنا پڑے وہ ایک باعزت اور خود دار قوم کی حیثیت سے امریکہ کا چیلنج قبول کرے گا۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ہر ترقی پذیر ملک کو ترقی یافتہ ممالک کی امداد کی ضرورت ہوتی ہے اور پاکستان کو بھی اس امداد کی ضرورت ہے لیکن پاکستان اپنی آزادی کو گروی رکھ کے کسی قسم کی امداد حاصل کرنے کے لئے تیار نہیں۔

کراچی کے مالیاتی ماہرین کی رائے

کراچی ۱۶ جولائی۔ کراچی کے مالیاتی ماہروں نے اس نظریہ کی تردید کی ہے کہ امریکہ پاکستان کو امداد دینا بند کر دے گا۔ یا یہ کہ آئندہ پاکستان کو ملنے والی امداد کے حجم میں کمی کر دی جائے گی۔ ان حلقوں کا کہنا ہے کہ امداد کے خاتمہ یا کمی کی کوئی اقتصادی وجہ موجود نہیں۔

پاکستانی مجاہد ہر حملہ کے خلاف ملک کا دفاع کر سکتے ہیں

ہنگامی صورت حال سے عہدہ برآ ہونے میں مسلح افواج کی کارکردگی کی تعریف

راولپنڈی ۱۶ جولائی۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ ملک کو مسلح افواج پر فخر ہے اور قوم کو یقین ہے کہ ہماری فوجیں ہر حملہ کے خلاف ملکی سرحدوں کی حفاظت کر سکتی ہیں۔ صدر نے بری فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ کے نام ایک مراسلہ میں یہ الفاظ کہے ہیں۔

صدر نے پاکستانی مجاہدوں کے کارناموں کو سراہتے ہوئے کہا کہ رن کچھ کے علاقہ میں ہنگامی صورت حال سے نپٹنے میں پاکستانی فوجیوں نے جس کارکردگی کا مظاہرہ کیا اس کے لئے وہ خاص تعریف کے مستحق ہیں۔

صدر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستانی فوجوں نے نقل و حرکت تعیناتی اور دشمن کے خلاف کارروائیوں میں انتہائی پھرتی اور مہارت کا مظاہرہ کیا۔ فوج کے تمام افسروں اور جوانوں نے گرمی کی شدت کا سامنا بڑی بہادری سے کیا اور ان میں ان کے حوصلے اتنے بلند رہے کہ ان کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

صدر ایوب نے کہا کہ پاکستان کی فضائی فوج اور بحری بیڑے نے جس مستعدی اور ہوش مندی کا ثبوت دیا۔ وہ بھی قابل تعریف ہے

احمد بن بیلا زندہ ہیں۔

راولپنڈی ۱۵ جولائی۔ الجزائر کے صدر بومدین کے خاص ایلچی مسٹر طاؤس نے کہا ہے کہ الجزائر کے سابق صدر مسٹر احمد بن بیلا زندہ اور صحیح سلامت ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ الجزائر کے حالات معمول کے مطابق ہیں۔ وہاں مظاہروں یا ریاستی ایجی ٹیشن کا کوئی وجود نہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴